پوسٹ نمبر 1

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مکمل اذان کا جواب دیا اور فرمایا: میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی جگہ یعنی اسی منبر پر یہی عمل کیا تھا

اِس سے سیدنا معاویہؓ کی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ظاہر ہوتی ہے

أَبُوبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ- حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِن مَقَالَتِي. [راجع: ٦١٢]

عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبردی' انہیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے' انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ منبر پر بیٹھے' مؤذن نے اذان دی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" معاویہؓ نے جواب دیا وانا اور میں بھی توحید کی گواہی دیتا ہوں موذن نے کہا "اشہد ان محمد رسول اللہ" معاویہ نے جواب دیا وانا "اور میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں" جب مؤذن اذان کہہ چکا تو آپ نے کہا حاضرین! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے مؤذن نے اذان دی تو آپ یہی فرمار ہے تھے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا۔

اذان کے جواب میں سننے والے بھی وہی الفاظ کہتے جائیں جو مؤذن سے سنتے ہیں' اس طرح ان کو وہی ثواب ملے گا جو مؤذن کو ملتا ہے۔
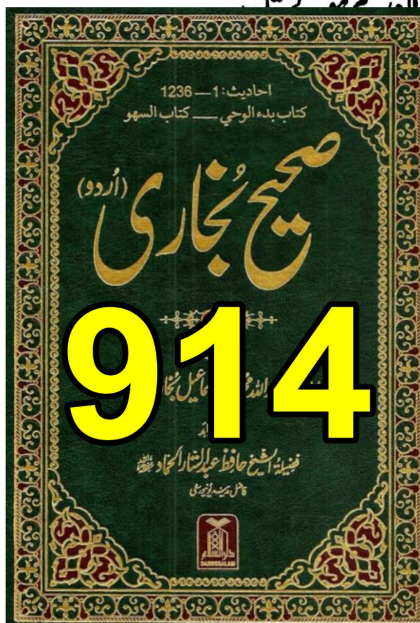
٢٤- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

باب جمعہ کی اذان

امام من

٩١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ (أَنَّ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ - حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ). [راجع: ٩١٢]

(٩١٥) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے
بن سعد نے عقیل کے واسطے
سائب بن یزید نے انہیں خبرد
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
ہو گئے تھے اور جمعہ کے دن اذ
کرتا تھا۔

صاحب تفہیم البخاری حنفی دیوبندی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ
اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی۔ لیکن جمعہ کی اذان کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہو جاتا
جاتی۔ یہ یاد رہے کہ آجکل جمعہ کا خطبہ شروع ہونے پر امام کے سامنے آہستہ سے مؤذن جو اذ
اذان بھی بلند جگہ پر بلند آواز سے ہونی چاہئے۔ ابن منیر کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اس حد
خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا مشروع نہیں ہے۔

پوسٹ نمبر2

سائب نے سیدنا معاویہؓ کے ساتھ جمہ کی نماز پڑھی تو جیسے ہی امام نے سلام پھیرا انہوں نے اسی جگہ اگلی نماز شروع کر دی سیدنا معاویہؓ نے انہیں منع فرماتے ہوئے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح نماز پڑھنے سے منع کیا ہے مگر یا تو جگہ تبدیل کر لو یا گفتگو کر لو پھر اگلی نماز شروع کرو

نوٹ: اس سے سیدنا معاویہؓ کی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ظاہر ہوتی ہے مگر یار لوگ اسطرح کی صحیح روایات کی بجائے ضعیف روایات سناتے ہیں

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فَيُصَلِّي پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَ...

[٢٠٤٢] ٧٣-(٨٨٣) . ... أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے مقصورہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا: جو کام تم نے کیا ہے آیندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں۔

پوسٹ نمبر3

حافظ ابن کثیرؒ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

هذَا قَدْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ النَّاسِ قَاطِبَةً .

معاویہ بن ابو سفیانؓ کے کاتب وحی ہونے پر اجماع ہے۔

البداية والنهاية: 354-355/8

قال ابنُ عبدِ البَرِّ فى «الاستيعابِ»[1] : كان شديدَ السُّمْرةِ طويلًا أَصْلَعَ ذا جُثَّةٍ ، وكان مِن فُضلاءِ الصحابةِ ، وكان ممن اعتزل الفتنةَ ، واتخَذ سيفًا مِن خشبٍ . ومات [٣/٤١٨ظ] بالمدينةِ سنةَ ثلاثٍ وأربعين على المشهورِ عندَ الجمهورِ ، وصلى عليه مَرْوانُ بنُ الحكمِ ، وقد روَى حديثًا كثيرًا عن النبىِّ ﷺ . وذكَر محمدُ بنُ سعدٍ[2] عن علىِّ بنِ محمدٍ المَدَائِنىِّ بأسانيدِه ، أن محمدَ بنَ مَسْلمةَ هو الذى كتَب لوفدِ مَهْرَةَ[3] كتابًا عن أمرِ رسولِ اللَّهِ ﷺ .

ومنهم ، رضى اللَّهُ عنهم ، معاويةُ بنُ أبى سفيانَ صخرِ بنِ حربِ بنِ أمية الأُمَوىُّ ، وستأتى ترجمتُه فى أيامِ إمارتِه ، إن شاء اللَّهُ تعالى . وقد ذكَره مسلمُ بنُ الحجاجِ فى كُتَّابِه ، عليه الصلاةُ والسلامُ[4] . وقد روَى مسلمٌ فى «صحيحِه»[5] مِن حديثِ عكرمةَ بنِ عمارٍ ، عن أبى زُمَيْلٍ سِماكِ بنِ الوليدِ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن أبا سفيانَ قال : يا رسولَ اللَّهِ ، ثلاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ . قال : «نعم» . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُقاتلَ الكُفارَ كما كنتُ أُقاتلُ المسلمين . قال : «نعم» . قال : ومعاويةُ تَجْعَلُه كاتبًا بينَ يدَيك . قال : «نعم» . الحديثَ . وقد أفْرَدْتُ لهذا الحديثِ جزءًا على حدةٍ بسببِ ما وقَع فيه مِن ذكرِ طلبِه تزويجَ أمِّ حَبيبةَ مِن رسولِ اللَّهِ ﷺ ، ولكن فيه مِن المحفوظِ تأميرُ أبى سُفيانَ وتوليتُه معاويةَ مَنصبَ الكِتابةِ بينَ يدَيه ، صلواتُ

---

(١) الاستيعاب ٣/ ١٣٧٧.
(٢) طبقات ابن سعد ١/ ٣٥٥، ومن طريقه أخرجه ابن
(٣) فى النسخ : «مُرَّة» . والمثبت من مصدرى التخريج .
٣٥٤، عن الواقدى ، وأنهم كانوا مسنتين ، فسألوا النبى
٣٦٨ إجمالا دون تفصيل .
(٤) أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق ٤/ ٣٤٩، بسن
(٥) مسلم (١٦٨/٢٥٠١) ، وفيه تقديم وتأخير .

البداية والنهاية
للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشى الدمشقى
٧٠١ - ٧٧٤ هـ
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى
بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر
الجزء الثامن
هجر

اللَّهِ وسلامُه عليه ، وهذا قدْرٌ متفقٌ عليه بينَ الناسِ قاطبةً .

فأما الحديثُ الذى[1] قال الحافظُ ابنُ عَساكرَ فى «تاريخِه»[2] فى ترجمةِ مُعاويةَ هٰهنا : أخْبَرَنا أبو غالبِ بنُ البَنَّا ، أنبأنا أبو محمدٍ الجَوْهرىُّ ، أنبأنا أبو علىٍّ محمدُ بنُ أحمدَ بنِ يحيى بنِ عبدِ اللَّهِ العَطَشىُّ ، حدَّثنا أحمدُ بنُ محمدٍ البُورانىُّ ، ثنا السَّرِىُّ بنُ عاصمٍ ، ثنا الحسنُ بنُ زيادٍ ، عن القاسمِ بنِ بَهرامٍ ، عن أبى الزبيرِ ، عن جابرٍ ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ استشار جبريلَ فى استكتابِ مُعاويةَ ، فقال : استَكْتِبْه فإنه أمينٌ . فإنه حديثٌ غريبٌ بل منكرٌ ، والسَّرِىُّ بنُ عاصمٍ هذا

هو أبو عاصمٍ الهمَذانىُّ ، وكان يُؤَدِّبُ المعتزَّ ب
وقال ابنُ حِبّانَ وابنُ عَدِىٍّ : كان يَسْرِقُ
الموقوفاتِ ، لا يَحِلُّ الاحتجاجُ به . وقال الد
وشيخُه الحسنُ بنُ زيادٍ ؛ إن كان اللؤلؤىَّ فقد
كثيرٌ منهم بكذبِه ، وإن كان غيرَه فهو مجه
بَهْرامٍ فاثنان ؛ أحدُهما يقالُ له : القاسمُ بنُ
الأعرجُ . أصلُه مِن أصْبهانَ ، روَى له النس
عباسٍ حديثَ الفُتونِ[5] بطولِه ، وقد وثَّقه
حِبانَ[6] . والثانى القاسمُ بنُ بَهرامٍ أبو هَمْدا

---

(١) سقط من : م .
(٢) تاريخ دمشق ٤/ ٣٤٩.
(٣) المجروحين لابن حبان ١/ ٣٥٥، والكامل لابن عدى ٣/ ١٢٩٨، والضعفاء والمتروكين للدارقطنى ص ٩٧، وانظر ميزان الاعتدال ٢/ ١١٧، ولسان الميزان ٣/ ١٢.
(٤) انظر لسان الميزان ٢/ ٢٠٨، ٢٠٩.
(٥) فى م، ص : «القنوت» . وتقدم تخريج حديث الفتون فى ٢/ ١٨١.
(٦) انظر ترجمته فى تهذيب الكمال ٢٣/ ٣٣٦.
(٧) فى ١١١، ١٤، م : «حمدان» . وانظر لسان الميزان ٤/ ٤٥٩.

پوسٹ نمبر 4

امام ابن شہاب زہریؒ (۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

عَمِلَ مُعَاوِيَةُ بِسِيرَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سِنِينَ، لَا يَخْرِمُ مِنْهَا شَيْئًا.

سیدنا معاویہ اللہ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطابؓ کی سیرت پر عمل کیا۔ اس میں ذرا برابر کوتاہی نہیں کی۔

السنة لأبي بكر الخلال:683 وسنده صحيح

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) .

[٦٩/أ]

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا(١٠)قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام(١١)، عن أبيه(١٢)عن معاوية لا حلم إلا

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ٥٩٩/١ .

(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .

(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .

(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حر[...] محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن [...] بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب توفي [...] كما في تهذيب التهذيب ٢٩٦/٧ ، ٧٤/٩ .

(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حماد [...] حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمعت [...] والتعديل ١٦٢/٥ .

(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .

(٧) معمر بن راشد .

(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .

(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء عل[...] فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملو[...] الفتاوى ٤٧٩/٤ .

(١٠) ابن يحيى الشامي .

(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ربما دلس .

(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

پوسٹ نمبر 5

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ عُثْمَانَ أَقْضَى بِحَقٍّ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الْبَابِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ

میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا

تاریخ دمشق لابن عساکر:16/59 وسندہ حسن

وحجَّ عامئذ - يعني - سنة خمسين بالناس مُعَاوِيَة،
عامئذ - يعني - سنة إحدى وخمسين سعيد بن العاص، ويق

أَخْبَرَنَا أَبُو القَاسِم بن السَّمَرْقَنْدي، أَنَا أَبُو الفتح نـ
أَحْمَد بن عَبْد اللَّه.

ح **وَأَخْبَرَنَا** أَبُو البَرَكات الأَنْمَاطي، أَنَا أَبُو الحُسَيْـ
عَلي بن سوار، قَالا: أنا أَبُو الفرج الطناجيري، أَنَا مُحَمَّد
ابن مُحَمَّد بن عقبة، نَا هارون بن حاتم، نَا أَبُو بَكْر بن عيّا

ثم حجّ بالناس مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان سنة أربع وأر
سُفْيَان سنة خمسين.

أَخْبَرَنَا أَبُو غالب الماوردي، أَنَا أَبُو الحَسَن السيرا
ابن عمران، نَا موسى، نَا خليفة قال[٢]:

وأقام الحج - يعني - سنة أربع وأربعين مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان.

وفيها[٣] - يعني - سنة إحدى وخمسين أقام الحج مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان[٤].

أَنْبَانَا أَبُو عَبْد اللَّه الحُسَيْن بن مُحَمَّد، وأَبُو العزّ ثابت بن منصور الكيلي، قالا: أنا أَبُو القَاسِم عَبْد اللَّه بن عَبْد الصَّمد بن عَلي بن المأمون.

ح **وأَنْبَانَا** أَبُو طاهر الأصبهاني، أَنَا نصر بن أَحْمَد بن البطر، قَالا: أنا أَبُو الحَسَن مُحَمَّد بن أَحْمَد بن رزقوية[٥]، أَنَا عَلي بن مُحَمَّد بن أَحْمَد المصري، نَا بكر بن سهل، نَا عَبْد اللَّه بن يوسف، نَا ليث[٦]، نَا بكير، عَن بُسْر[٧] بن سعيد.

(١) من طريقه في البداية والنهاية ٨/ ١٤٢.
(٢) تاريخ خليفة بن خيّاط ص٢٠٧ (ت. العمري).
(٣) تاريخ خليفة ص٢١٨.
(٤) ورد في تاريخ الطبري ٦/ ١٦١ حج بالناس سنة إحدى وخمسين يزيد بن معاوية، وقال بعضهم حج يزيد سنة خمسين، وقال بعضهم الآخر حج معاوية.
(٥) في «ز»: زرقويه.
(٦) من طريقه في البداية والنهاية ٨/ ١٤٢ وسير الأعلام ٣/ ١٥٠ وتاريخ الإسلام ص٣١٣.
(٧) تحرفت في «ز»، والبداية والنهاية إلى: بشر.

أن سعد بن أَبي وقّاص قال: ما رأيت أحداً بعد عُثْمَان أقضى بحقّ من صاحب هذا الباب - يعني مُعَاوِيَة -.

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْر اللفتواني، أَنَا أَبُو عَمْرو بن مندة، أَنَا أَبُو مُحَمَّد بن يَوَة، أَنَا اللنباني[١]، نَا ابن أَبي الدنيا، نَا أَبُو بَكْر التميمي، والحَسَن بن يَحْيَىٰ، قَالا: نا عَبْد الرزّاق[٢]، أَنَا معمر، عَن الزهري، عَن حميد بن عَبْد الرَّحْمٰن، نَا المسور بن مخرمة.

أنه وفد على مُعَاوِيَة، فلما دخلتُ عليه - حسبت أنه قال: سلّمت عليه - فقال: ما فعل طعنك على الأئمة يا مِسْوَر، قال: قلت: أرفضنا من هذا، وأحسن فيما قدمنا له، قال: لتكلّمني بذات نفسك، قال: فلم أدع شيئاً أعيبه عليه إلاّ أخبرته به، فقال: لا تبرأ من الذنوب، فهل لك من ذنوب تخاف أن تهلكك إنح لم يغفرها الله لك؟ قال: قلت: نعم، يعني قال: فما يجعلك أحق بأن ترجو المغفرة مني، فوالله لما إليّ من الصلاح[٣] بين الناس، وإقامة الحدود، والجهاد في سبيل الله، والأمور العظام التي نحصيها والتي لا نحصيها أكثر مما نلي، وإنّي لعلى دينٍ يقبل الله فيه الحَسَنات ويعفو عن السيئات، ووالله على ذلك ما كنت لأخيّر بين الله وغيره إلاّ اخترت الله على ما سواه، قال: ففكرت حين[٤] قال لي ما قال، فعرفتُ أنه قد خصمني، قال: فكان إذا ذكره بعد ذلك دعا له بخير.

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن المالكي، نَا - وأَبُو منصور المقر
القاضي أَبُو [بكر][٦] أَحْمَد بن الحَسَن الحرشي[٧]، نَا أَبُو
نَا مُحَمَّد بن خالد بن خلي الحمصي، نَا بشر بن شعيب
الزهري، أَخْبَرَني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة أخبر

أنه قدم وافداً على مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان، فقضى ح

(١) تحرفت بالأصل وبقية النسخ إلى: اللبناني، بتقديم الباء.
(٢) من طريقه رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٤٢ - ١٤٣ ورُوي في
بيروت) وسير الأعلام ٣/ ١٥٠ - ١٥١.
(٣) مكانها بياض في «ز».
(٤) في «ز»: «ت حين» مكانها بياض في «ز».
(٥) رواه أبو بكر الخطيب في تاريخ بغداد ١/ ٢٠٨.
(٦) سقطت من الأصل وبقية النسخ، واستدركت عن تاريخ بغداد وقوله: «القاضي أبو بكر» مكانه بياض في «ز».
(٧) فوقها ضبة في م. (٨) سقطت من تاريخ بغداد.

پوسٹ نمبر 6

سیدنا ابو درداءؓ فرماتے ہیں

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ، أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ .

میں نے رسول اللہ ﷺ کے جہان فانی سے رخصت ہونے کے بعد معاویہؓ سے بڑھ کر آپ ﷺ جیسی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

الفوائد المنتقاة للسمر قندي : 67، وسنده صحيح

٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ وَيَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ التَّنُوخِي ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُـوْلِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَمِيْرِكُمْ هَذَا - يَعْنِي : مُعَاوِيَةَ -

٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا إِبْرَهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ العَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ اليَحْصِبِي (ق٧/ ٢) عَنْ وَاثِلَةَ

«الأوسط» (٢٢١٤ ، ٢٢٨٥ ، ٦٧٣٠ ، ٨١٧٠ ، ٨٦٥٤) وابن الأعرابى فى «معجمه» (٣٨٨ ، ١١٢١) وابن المنذر فى « الأوسط » (٥/ ٢٢٩) ، وابن خزيمة (١١٢٣) ، وابن بشران فى « الأمالى » (ج٢٣/ ق ٢/٢٥٣ - ١/٢٥٤) ، وتمام الرازى فى « الفوائد » (٤١٧ ، ٤١٨ ، ٤١٩ ، ٤٢٠) ، وابن المقرى فى «معجمه» (ق ٤/ ٢ - ٦/ ٢ - ٨/ ١ - ١١/ ١ - ٤٣/ ١ - ٤٤/ ١ - ٦٠/ ٢ - ١٢١/ ١ ، ١٣٩/ ١ ، ١٤١/ ٢) - ، وابن عدى فى «الكامل» (١/ ٢١٩ ، ٢/ ٦٧٨ ، ٧/ ٢٧٠٢) ، والبيهقىُّ (٢/ ٤٨٢) والخطيب (٥/ ١٩٧ ، ٧/ ١٩٥، ١٢/ ٢١٣، ١٣/ ٥٩) ، والبغوى فى « شرح السنة » (٨٠٤) وانظر « علل الحديث » (٣٠٣) لابن أبى حاتم .

وأخرجه عبد الرازق (٣٩٨٧) وابن أبى شيبة (
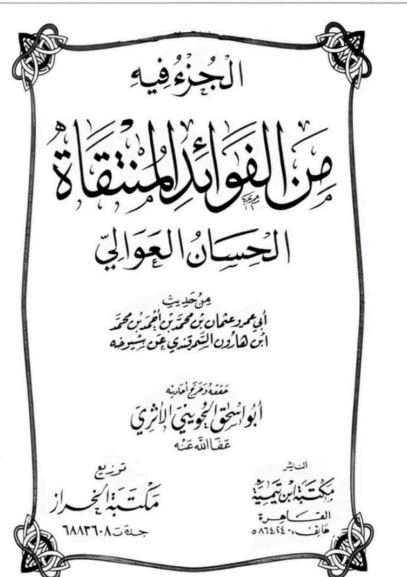
٦٧-

وذكره الذهبىُّ فى « السير » (٣/ ١٣٥) مر

إسماعيل بن عبيد الله ، عن قيس بن الحار

فذكره .

فلا أدرى سقط ذكر « الصنابحى » من الناسخ

٦٨- إسنادُهُ محتمل للتحسين ، وله شواهد .

سیدنا معاویہؓ -پوسٹ نمبر 7

امامِ اہلسنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فضائل صحابہؓ میں فضائل معاویہؓ کا باب قائم کیا ہوا ہے جبکہ مرزا علی انجینئر نے اپنے فالورز کو یہ کہانی کروا رکھی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ معاویہؓ کی کوئی فضیلت ثابت نہیں, یہ قول صحیح سند سے ثابت نہیں ان سے بلکہ وہ تو خود اپنی کتاب فضائل صحابہؓ میں فضائل معاویہؓ کا باب قائم کر رہے ہیں

(١٧٤٧) حدثنا عبدالله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا نافع بن عمرو عبدالجبار ابن ورد عن ابن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيدالله سمعت رسول الله ﷺ يقول نعم أهل البيت عبدالله وأبو عبدالله وأم عبدالله .

فضائل معاوية بن أبي سفيان [1] رضي الله عنهما

(١٧٤٨) حدثنا عبدالله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن معاوية عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي ...مان قال هلموا

...لسند (١: ١٦١)

...ارقطني وقال البزار

... الثقات وقال أدرك

...مختلف في صحبته

...رشي الأموي، ولد قبل ...ظهره عام الفتح سنة ٨، ... جيش تحت امرة أخيه

... موت أخيه يزيد، ولما ...ما وقعت الفتنة الكبرى ...ان فحارب عليا وانتهى ... ابنه الحسن سلم الخلافة ...ه أمصار كثيرة ودامت

... ١٤٦)، الإصابة (٣:
=

جامعة أم القرى
مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي
كلية الشريعة والدراسات الإسلامية
مكة المكرمة

مِن تراثنا الإسلامي
الكِتاب الثامِن والعِشرُون

كِتابُ فضائِلُ الصّحابة

للإمام
أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج احاديثه
وصي الله بن محمد عباس

الجزء الأول

سیدنا معاویہ رضؓ - پوسٹ نمبر 8

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن الترمذي میں مَنَاقِبِ مُعَاوِيَہ بن أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کا باب قائم کیا ہے

وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي ، فَلَعِبْتُ بِهَا ، فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ .

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

● [٤١٩٥] حدثنا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ؛ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ، وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ .

هَذَا[1] حَدِيثٌ

١١٧- مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

○ [٤١٩٦] حدثنا مُحَ ... ـدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، وَاهْدِ بِهِ» .

هَذَا حَدِيثٌ[٣] حَسَنٌ غَرِيبٌ .

○ [٤١٩٧] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ال
عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِ

● [٤١٩٥] [التحفة : خ ت س ١٤٨٠٠] ، وتقدم برقم : (٢٨٧٢) .

(١) قبله في (ف٢/ ٢٩٥) ، (ع/ ٢٧٠) ، (ك/ ٨٨٤) : «قال أبو ع

(٢) قوله : «هذا حديث حسن صحيح» من (ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/
وفي (ف٤/ ٢٠١) ، (ع/ ٢٧٠) : «هذا حديث غريب ص
صحيح» .

○ [٤١٩٦] [التحفة : ت ٩٧٠٨] .

(٣) من (ف ٤ / ٢٠١) ، (ف ٥ / ٤٢٩) ، (ف ٧ / ٢٥٤) ، (
(ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/ ٨٨٤) .

○ [٤١٩٧] [التحفة : ت ١٠٨٩٢] .

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ - پوسٹ نمبر 9
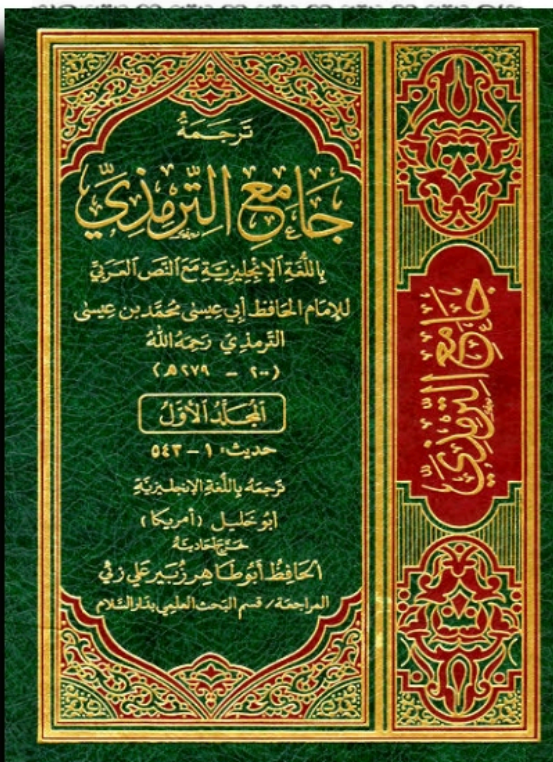
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" میری امت کے جو لوگ پہلا سمندری جہاد کریں گے، میں نے خواب میں انہیں جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر ٹیکیں لگائے دیکھا ہے ۔ "

نوٹ: جنابِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نہ صرف خود اِس جنت کی بشارت پانے والے پہلے سمندری لشکر میں شامل تھے بلکہ اِس لشکر کو لیڈ بھی آپ ہی کر رہے تھے اس جنگ میں کافروں کو بدترین شکست فاش ہوئی تھی

٦٢٨٢، ٦٢٨٣- حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى

(۶۲۸۲-۸۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے امام مالک نے' ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر بھی جاتے تھے اور وہ آنحضرت ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں پھر آنحضرت ﷺ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے (خواب میں) پیش کئے گئے' جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) سوار ہوں گے (جنت میں وہ ایسے نظر آئے) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں' یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر۔ اسحاق کو ان لفظوں میں ذرا شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ دعا کر دیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی پھر آنحضرت ﷺ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس گروہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے (معاویہ رضی اللہ عنہ کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

سیدنا معاویہؓ - پوسٹ نمبر 10

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری امت کی جو پہلی فوج بحری جہاد کرے گی ان پر جنت واجب ہو گئی" صحیح بخاری:2924) (ابن ماجہ:2776) صحیح بخاری:2788) (صحیح بخاری:2789) (صحیح بخاری:2799) (صحیح بخاری:2800) (صحیح بخاری:2877) (صحیح بخاری:2878) (صحیح بخاری:2924) (صحیح بخاری:6282) (صحیح بخاری:6283) (صحیح بخاری:7002) (ترمزی:1645) (ابو داؤد:2490) (نسائی:3173) (نسائی:3174) (مسند احمد:4837) (مسند احمد:11993) (سلسلہ صحیحہ:2575) (صحیح مسلم:4935) (صحیح مسلم:4934) (شکوٰۃ المصابیح:5859) (مستدرک حاکم:8668)

السِّكِّينَ)). [راجع: ٢٠٨]

(جب آپؐ نماز کے لئے بلائے گئے تو) آپؐ نے چھری ڈال دی۔

یہ حدیث کتاب الوضوء میں گزر چکی ہے اور یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ جب چھری کا استعمال درست ہوا تو جہاد میں بھی اس کو رکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک ہتھیار ہے۔ مجاہدین کو بہت سی ضروریات میں چھری بھی کام آ سکتی ہے' اس لئے اس کا بھی سفر میں ساتھ رکھنا جائز ہے۔

٩٣- بَابُ مَا قِيْلَ فِي قِتَالِ الرُّوْمِ

٢٩٢٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي ... هُ وَمَعَهُ أُمُّ ... حَرَامٍ أَنَّهَا ... أَوَّلُ جَيْشٍ ... أَوْجَبُوا)). ... ا اللهِ ﷺ ... ثُمَّ قَالَ ... يَغْزُوْنَ ... فَقُلْتُ: أَنَا ...)).

[راجع: ٢٧٨٩]

باب نصاریٰ سے لڑنے کی فضیلت کا بیان

(٢٩٢٤) ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے بیان کیا' ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کا قیام ساحل حمص پر اپنے ہی ایک مکان میں تھا اور آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا تھا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کر کے جہاد کے لئے جائے گا' اس نے (اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا تھا یارسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں' تم بھی ان کے ساتھ ہو گی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلا لشکر میری امت کا جو قیصر (رومیوں کے بادشاہ) کے شہر (قسطنطنیہ) پر چڑھائی کرے گا' ان کی مغفرت ہو گی۔ میں نے کہا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔

احادیث: 1237 — 2559
کتاب الجنائز — کتاب العتق
صحیح بخاری (اردو)
2
تالیف
امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

2924

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 11

سیدنا معاویہؓ کا لوگوں کو خلافِ سنت کاموں سے منع کرنا

٤١٦٧- حَدَّثَنا عَبْدُ الله بنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ، عن ابنِ شِهَابٍ، عن حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجَّ - وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُم، سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

۴۱۶۷-حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان ؓ سے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا۔ انہوں نے منبر پر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل تبھی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔“

فوائد ومسائل: ① بالوں کو دوسرے بال لگا کر لمبا کرنا حرام ہے جیسے کہ آج کل وِگ کا رواج ہے۔ ② اللہ کی شریعت اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیم سے بغاوت کی بنا پر قومیں ہلاک کر دی جاتی ہیں۔

٤١٦٨- حَدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

وسندہ صحیح

سیدنا معاویہؓ - پوسٹ نمبر 12
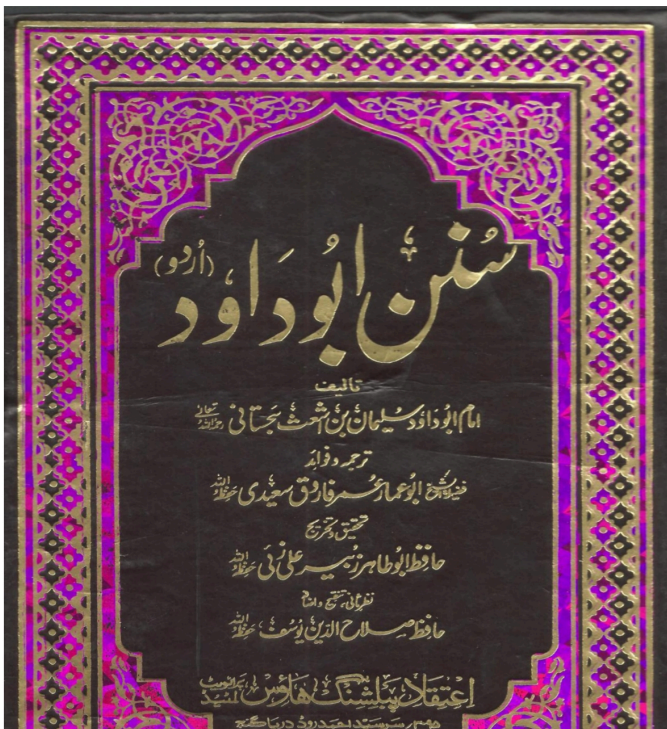
سیدنا معاویہؓ کی عاجزی

سیدنا معاویہؓ کو آتا دیکھ کر احترام میں کھڑے ہونے والوں کو آپؓ نے بٹھا دیا یہ کہ کر کہ محمد ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

(ترمزی:2755/ مسند احمد 11893 و سندہ صحیح)

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمۂ نورم — دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست

❀❀❀❀

(۲۷۵۵) عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِیَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِینَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

❀❀❀❀

١٤۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِی تَقْلِیمِ الْأَظْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں

(۲۷۵۶) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْاِسْتِحْدَ... الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِیمُ الْأَظْفَارِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧٣) آداب...

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت سے ... لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

سیدنا معاویہؓ - پوسٹ نمبر 13

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جو غریبوں کی حاجات ان تک پہنچایا کرتا تھا

[ابو داوٗد:2948 / ترمزی:1332 و سندہ صحیح]

٢٩٤٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ: مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ - وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ - فَقُلْتُ: حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمُ احْتَجَبَ اللهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ»، قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ.

۲۹۴۸- جناب ابومریم ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ ؓ سے ملنے گیا (جب کہ وہ شام میں حکمران تھے) تو انہوں نے کہا: اے ابوفلاں! کیا خوب آئے ہو (یعنی ہمیں تمہارے آنے سے خوشی ہوئی ہے) اور یہ جملہ [مَا أَنْعَمَنَابِكَ] عرب لوگ بطور استقبال و خوش آمدید بولا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ایک حدیث ہے جو میں آپ کو بتانے آیا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی اور ذمہ دار بنا دیا ہو' پھر وہ ان کی ضروریات' حاجت مندی اور فقیری میں ان سے ملنے سے گریز کرے (حجاب میں رہے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے حجاب فرمالے گا' جب کہ وہ ضرورت مند ہوگا' محتاج ہوگا اور فقیر ہوگا۔'' چنانچہ انہوں نے ایک آدمی مقرر کر دیا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات ان تک پہنچاتا تھا۔

فائدہ: غیر شرعی اور غیر اسلامی سیاست میں یہ ہوتا ہے کہ حاکم اور رعیت میں فاصلہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان کا وہم ہے کہ عوام سے بہت زیادہ میل جول ہیبت اور رعب داب کو کم کر دیتا ہے' جبکہ اسلامی سیاست اس کے برخلاف ہے۔ حاکم ان کا راعی اور خدمت گار ہے' اس کا عوام سے ملنے سے گریز کرنا اور ان کی ضروریات پوری نہ کرنا دنیا اور آخرت کا نقصان ہے۔ حضرت عمر ؓ اپنے گورنروں کی سخت سرزنش کرتے اگر یہ معلوم ہوتا کہ عام لوگ بلا روک ٹوک ان سے نہیں مل سکتے۔

٢٩٤٩- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَن

۲۹۴۹- حضرت ابوہریرہ ؓ بیـ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیـ

٢٩٤٨ـ تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ماجاء في إمام الرعية، ح: ١٣ يحيى بن حمزة به، وذكر كلامًا، وصححه الحاكم: ٤/ ٩٣، ٩٤، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهـ ح: ١٣٣٢، وأحمد: ٥/ ٢٣٨ وغيرهما.

٢٩٤٩ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٣١٤ عن عبدالرزاق به، وهو في صحيفة همام بن

سیدنا معاویہؓ - پوسٹ نمبر 14
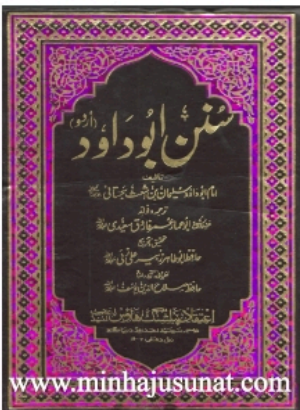
ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی گواہی

ایک کلمہ جو سیدنا معاویہؓ نے نبی ﷺ سے سنا تھا اس سے انکو بہت فائدہ ہوا

قال: «رَجُلٌ فَمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِمَعْنَاهُ قال: عِرْضِ...

قَا... شِمُ بنُ الْقَاسِ... عَبْدِ الله الْعَمِّيِّ... ثَنَا أَنَسٌ عن ال...

قَا... صَحُّ.

کیا۔ کہا: جس نے مجھے برا بھلا کہا ہو میری عزت اس کے لیے (صدقہ) ہے۔"

امام ابوداود رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت کو ہاشم بن قاسم نے روایت کیا تو کہا: عن محمد بن عبداللہ العمی عن ثابت قال حدثنا أنس عن النبیﷺ. مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

امام ابوداود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ٣٧) - **بَابٌ: فِي التَّجَسُّسِ** (التحفة ٤٤)

باب: ٣٧- ٹوہ لگانے کا بیان

٤٨٨٨- حَدَّثَنا عِيسَى بنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابنُ عَوْفٍ - وَهٰذَا لَفْظُهُ - قالَا: حَدَّثَنا الْفِرْيَابِيُّ عن سُفْيَانَ، عن ثَوْرٍ، عن رَاشِدِ بنِ سَعْدٍ، عن مُعَاوِيَةَ قال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يقُولُ: «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ» أو «كِدتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»، فقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ نَفَعَهُ اللهُ بِهَا.

۴۸۸۸- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: "اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا"...... یا...... "قریب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔" تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اللہ نے انہیں اس سے بہت فائدہ دیا۔

فوائد ومسائل: ① عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہوگا۔ ② جس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس فرمان نبوی سے فائدہ ہوا کہ وہ ایک کامیاب امیر رہے اسی طرح امت کے سب افراد ان کی اتباع کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

4888

٤٨٨٨ـ **تخريج:** [صحيح] أخرجه الطبراني في الكبير: ١٩/ ٣٧٩ من حديث الفريابي به؛ وسنده ضعيف، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٩٥، وله شاهد حسن عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ٢٤٨.

سیدنا معاویہؓ - پوسٹ نمبر 15

سیدنا معاویہؓ کا ذکر آسمانوں میں - معاویہؓ پر اللہ کا فخر کرنا

سیدنا معاویہؓ ان چند صحابہ کرامؓ میں شامل تھے جن پر اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا تھا (صحیح مسلم:6857)

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

[6856] عبدالرحمٰن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔
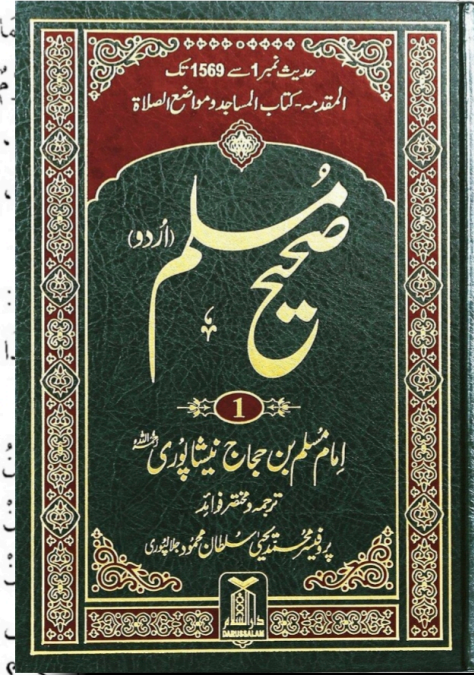
[6857] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (والوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمھیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے، انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمھارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمھیں قسم نہیں دی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔''

قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِّنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي؛ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ».

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 16

سیدنا معاویہؓ کا حدیث سنا کر مؤذن کی حوصلہ افزائی کرنا

طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن آیا اور ان کو نماز کے لیے بلایا تو معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب لوگوں سے لمبی ہوں گی۔“

[صحیح مسلم، حدیث نمبر:852]

99 Problem And 1 Solution Namaz

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ: وَأَنَا.

ابن رُمح نے اپنی روایت میں کہا: جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ. اور قتیبہ نے وَأَنَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم٨) - (بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ) (التحفة٨)

باب:8-اذان کی فضیلت اور شیطان کا اس کو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونا

[٨٥٢] ١٤-(٣٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[852] عبدہ نے طلحہ بن یحییٰ (بن طلحہ بن عبیداللہ) سے اور انھوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں معاویہ بن ابی سفیان ؓ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن انھیں نماز کے لیے بلانے آیا۔ تو معاویہ ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”قیامت کے دن مؤذن، لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔“

[٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ... طَلْحَةَ قَالَ: ... ـُ اللهِ ﷺ.

[853] سفیان نے طلحہ بن یحییٰ سے اور انھوں نے (اپنے چچا) عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، کہا: میں نے معاویہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کی مانند ہے۔

... بْنُ سَعِيدٍ، ... بْرَاهِيمَ. قَالَ ... حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ... عَنْ جَابِرٍ ... الشَّيْطَانَ إِذَا ... يَكُونَ مَكَانَ

[854] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ شیطان جب نماز کی پکار (اذان) سنتا ہے تو (بھاگ کر) چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔“

... حَاءِ؟ فَقَالَ:
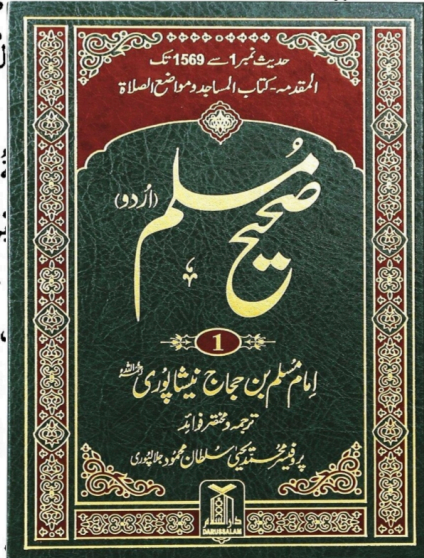
سلیمان (اعمش) نے کہا: میں نے ان (اپنے استاد

حدیث نمبر1 سے 1569 تک
المقدمہ-کتاب المساجد ومواضع الصلاة
صحیح مسلم (اردو)
1
امام مسلم بن حجاج نیشاپوری
ترجمہ ومختصر فوائد
پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار السلام DARUSSALAM

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ - پوسٹ نمبر 17

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک انداز

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے) اوراب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

... عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى ... مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَا...

آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ان کی وفات بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کی عمر میں ہو، لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی

... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ... جُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا سَـ... إِسْحٰقَ قَالَ: كُـ... عُتْبَةَ، فَذَكَرُوا سِـ... بَعْضُ الْقَوْمِ: كَـ... ﷺ، قَالَ عَبْدُ اللهِ ... ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّـ... وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُـ... عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

... کے تھے۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، يُقَالُ لَهُ: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً، وَّمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

کہا: ان لوگوں میں سے ایک شخص نے، جنھیں عامر بن سعد کہا جاتا تھا، کہا: ہمیں جریر (بن عبداللہ بن جابر بجلی رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ برس کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

[٦٠٩٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6099] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، وہ عامر بن سعد بجلی سے حدیث روایت کر رہے تھے، انھوں نے جریر سے روایت کی، انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے۔) اوراب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے چھوٹی مجلس میں یہ بات واضح کی، اس کے بعد خطبہ میں بھی بیان کر دی تا کہ لوگوں کو سیرت کے اس پہلو کا اچھی طرح پتہ چل جائے۔

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 18

سیدنا معاویہؓ منبروں سے لوگوں کو کلمات و دعائیں سکھایا کرتے تھے

مسند احمد:18319 و سندہ صحیح)

نوٹ : جو کہتے ہیں سیدنا معاویہؓ منبروں سے لعنتیں کروایا کرتے تھے وہ سب جھوٹ اور بکواس ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَرَّادٌ ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنبَرِ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمُوهُ [صححه البخارى (٦٦١٥)، ومسلم (٥٩٣)، وابن خزيمة: (٧٤٢)]. [انظر: ١٨٣٤١، ١٨٣٦٧، ١٨٣٧٦، ١٨٣٨٥، ١٨٤٢٢].

(۱۸۳۱۹) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا "جوان کے کاتب ورّاد نے لکھا تھا" کہ میں نے نبی علیہ السلام کو سلام پھیرتے وقت یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں، اے اللہ! جسے آپ دیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور آپ کے سامنے کسی مرتبے والے کا مرتبہ کام نہیں آ سکتا، ورّاد کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے برسر منبر انہیں لوگوں کو یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے ہوئے سنا، وہ لوگوں کو یہ کلمات سکھا رہے تھے۔

(١٨٢٢٠) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ أَلَا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ [صححه البخارى (١٢٩١)، ومسلم (٤)]

...ب نامی ایک انصاری فوت ہو گیا، اس پر آہ و بکاء شروع ہو گئی، حضرت مغیرہ ...ں حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اسلام میں یہ کیسا نوحہ؟ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ ...دمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، یاد رکھو! جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر ... چاہئے۔

... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ يُعَذَّبْ بِمَا يُنَاحُ بِهِ عَلَيْهِ

...)]. [انظر: ١٨٣٨٩، ١٨٤٢٦].

...تے ہوئے سنا ہے جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے، اسے اس نوحے کی وجہ سے

... الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ... سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ... قَالَ لَا إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ ثُمَّ صَلَّى
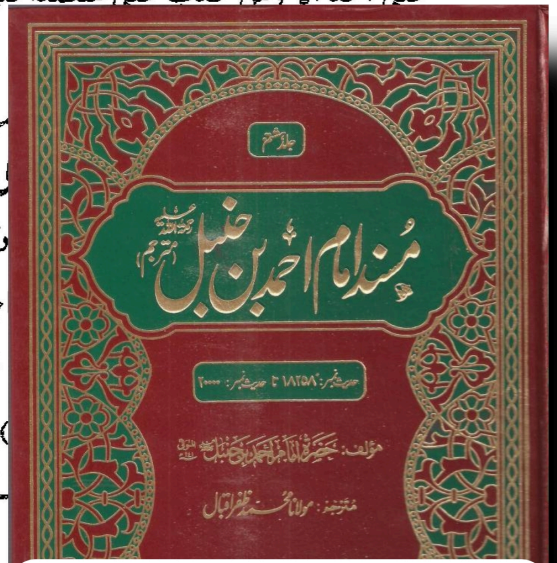
سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 19

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : "فتنے کے دور میں ہمیشہ میری یہ تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ میری عمر، معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔"

(الطبقات لابن ابی عروبہ الحرانی:41 و سندہ صحیح)

نوادر الرسائل
٦

المنتقى
من
كتاب الطبقات

تأليف
أبي عروبة الحسين بن محمد بن أبي معشر الحراني
المتوفى سنة ٣١٨ هـ

عني بتحقيقه
إبراهيم صالح

دار البشائر
للطباعة والنشر والتوزيع
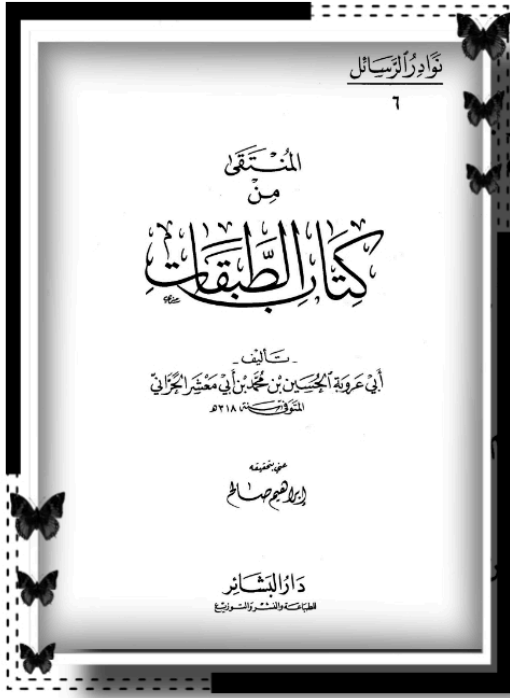
سيرين، عن ابن عمر، قال[١] :

معاويةُ من أَحلم النَّاس. قالوا: يا ابا عبد الرحمن، أَبو ... خيرٌ من معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس. قالوا: عمر ... معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس.

● حدَّثنا فتح بن سَلُومة الرَّقِّيّ، ثنا مُبَشِّر الحلبي، عن ... عن أَبي هريرة، قال[٢] :

أَخذ النَّبيُّ ﷺ سهماً من كِنانته، فدفعه إلى معاوية، ... معاوية حتى تلقاني به في الجنَّة».

● حدَّثنا أَبو عبد الله الإسماعيليّ، ثنا حسين بن عليّ ... عبد الله بن نمير، عن الأعمش، عن مجاهد، قال[٣] :

لو رأَيتُم معاوية قلتُم: هذا المهديّ.

● حدَّثنا أَبو موسى وهلال بن بشر، قالا: ثنا محمد بن [خالد بن] عَثْمَة[٤]، أَخبرني سليمان بن بلال، أَخبرني علقمة بن أَبي علقمة[٥]، عن أُمِّه[٥]، عن عائشة، قالت:

مازال بي ما رأَيتُ من أَمر النَّاس في الفتنة، حتى إني لأتمنَّى أَن يزيد الله عزَّ وجلَّ معاوية من عمري في عمره.

٢٩ـ سعيد بن العاص [بن سعيد بن العاص][٦] بن أُميَّة[٧] أَبي

---

(١) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٥، وانظر ٥٣.

(٢) مثله في مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ١٠. وبنصه في سير أَعلام النبلاء ٣/ ١٣٠.

(٣) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٣.

(٤) الزيادة للتوضيح؛ قال عنه أَبو حاتم: صالح الحديث. (تهذيب التهذيب ٩/ ١٤٢).

(٥) أَبو علقمة اسمه بلال المدني، مولى عائشة، وأُمه اسمها مرجانة. (تهذيب التهذيب ٧/ ٢٧٥).

(٦) الزيادة لازمة من مصادر ترجمته الآتية.

(٧) فوقها ضبة، إشارة إلى النقص.

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 20

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کو ھادی ومھدی بنا دے،یعنی یہ خود ہدایت یافتہ ہوں اور ان کے سبب لوگ بھی ہدایت پائیں

امام ترمزی فضائل معاویہؓ کا باب قائم کرتے ہوئے

٤٧۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنه

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 21

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة

پہلے رحمت والی نبوت ہے، پھر رحمت والی خلافت، پھر کی رحمت والی بادشاہت اور پھر رحمت والی امارت ہوگی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 88/11 وسندہ حسن)

المعجم الكبير

١١١٣٦ ـ حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا ... اسماعيل النهدي ثنا الحسن بن صالح عن ... ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ... اليدين والطول •

١١١٣٧ ـ حدثنا العباس بن الفضل ال... جعفر القتات قالا ثنا احمد بن يونس (ح)

وحدثنا محمد بن ابراهيم بن شبيب ال... اسماعيل بن عمرو البجلي قالا ثنا الحسن بن ... مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في رمضان •

١١١٣٨ ـ حدثنا احمد بن النضر العسكري ثنا سعيد بن حفص النفيلي ثنا موسى بن اعين عن ابن شهاب عن فطر بن خليفة عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة ، ثم يتكادمون عليه تكادم الحمر ، فعليكم بالجهاد ، وان أفضل جهادكم الرباط ، وان افضل رباطكم عسقلان » •

١١١٣٩ ـ حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني حدثني ابي ثنا موسى بن اعين عن ابي الاشهب الكوفي عن اسماعيل بن

١١١٣٦ ـ قال في المجمع ٣/٢٨٠ وفيه مسلم بن كيسان الاعور وهو ضعيف لاختلاطه •

١١١٣٨ ـ قال في المجمع ٧/١٩٠ ورجاله ثقات •

١١١٣٩ ـ ورواه ابو داود ٢١٨٣ بسند صحيح كما قال الحافظ في الفتح ٩/٣٦٢ وسيأتي ١١١٥٧ •

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 22

ابن عباسؓ سے کہا گیا امیر المومنین معاویہؓ ایک وتر رکعت پڑھتے ہیں تو ابن عباسؓ نے کہا وہ تو خود فقیہ ہیں (صحیح بخاری:3765)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب فتح الباری میں لکھتے ہیں:
"ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ شہادت (گواہی) کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور فقیہ ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کثیر فضائل ہیں۔"
(فتح الباری: جلد 14 صفہ 501)

زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں، کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

باب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان

...حوم کی خدمات سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں مگر کوئی انسان بھول چوک سے ... جن کی حفاظت اللہ پاک خود کرتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سلسلے میں ... ہے۔ الفاظ یہ ہیں:
...ے مانع ہے کہ ہم معاویہؓ کے بارے میں کچھ کہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے ... ۔ مختصراً"
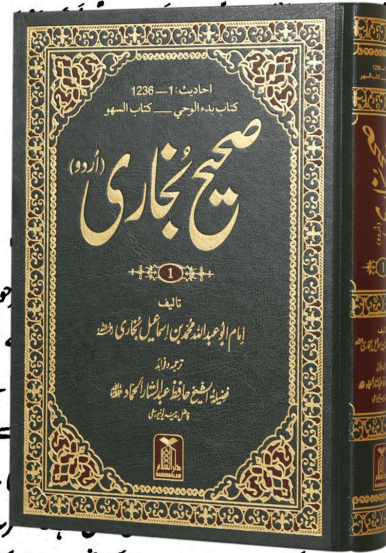
...رت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مرحوم کا یہ لکھنا مناسب نہ تھا۔ خود ہی صحابیت کے ادب کا اعتراف بھی ہے اور خود ہی ان کے ضمیر پر حملہ بھی، اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اس لغزش کو معاف فرمائے اور حشر کے میدان میں سب کو آیت کریمہ ﴿ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ﴾ (الاعراف: ۴۳) کا مصداق بنائے آمین۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو سفیان رسول کریم ﷺ کے چچا ہوتے ہیں بعمر ۸۲ سال ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ و ارضاہ۔

٣٧٦٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لاِبْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). [طرفه في : ٣٧٦٥].

(۳۷۶۴) کہا ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے۔ جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا، کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

یقیناً ان کے پاس حضور ﷺ کے قول و فعل سے کوئی دلیل ہو گی۔

٣٧٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيْلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلاَّ بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: ((إِنَّهُ فَقِيْهٌ)). [راجع: ٣٧٦٤]

(۳۷۶۵) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے نافع بن عمر نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں۔

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 23

حضرت وائل بن حجرؓ جو ۹ ھجری کے لگ بھگ اسلام لائے تھے اس وقت یہ حمیر کے شہزادے تھے اور ابھی اسلام کے آداب سے مکمل واقف نہ تھے انکو نبی ﷺ نے کچھ زمین دی اور جنابِ سیدنا معاویہؓ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ زمین انکے حوالے کرنے انکے ساتھ جائیں, راستے میں انکی طرف سے اچھا سلوک نہ ہوا مگر بعد میں سیدنا معاویہؓ خلیفہ بن گئے تو یہی وائل بن حجر آپ سے ملنے آئے تو آپ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا اور اپنے ساتھ تحت پر بٹھا لیا یہاں تک کہ وائل بن حجر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ کاش میں بھی اس دن آپکو اپنے ساتھ اونٹ پہ بٹھا لیتا

...دُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مِرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا غَادُونَ عَلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا

...سے مروی ہے کہ ایک دن نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے ... کرنا، اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم صرف "وعلیکم" کہنا۔

حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۷۷۸۰) ... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ نَصْنَعُهُ دَوَاءً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ دَاءٌ [راجع: ۱۸۹۹۵].

(۲۷۷۸۰) حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں، نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو نری بیماری ہے۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ أَنْ أَعْطِهَا إِيَّاهُ أَوْ قَالَ أَعْلِمْهَا إِيَّاهُ قَالَ فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَرْدِفْنِي خَلْفَكَ فَقُلْتُ لَا تَكُونُ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ قَالَ فَقَالَ أَعْطِنِي نَعْلَكَ فَقُلْتُ انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ قَالَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ أَتَيْتُهُ فَأَقْعَدَنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَذَكَّرَنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ سِمَاكٌ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ حَمَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ [قال الترمذي: حسن صحيح. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۳۰۵۸ و ۳۰۵۹، الترمذي: ۱۳۸۱). قال شعيب: اسناده حسن].

(۲۷۷۸۱) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے زمین کا ایک ٹکڑا انہیں عنایت کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیا تاکہ وہ اس حصے کی نشاندہی کر سکیں، راستے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لو، میں نے کہا کہ تم بادشاہوں کے پیچھے نہیں بیٹھ سکتے، انہوں نے کہا کہ پھر اپنے جوتے ہی مجھے دے دو، میں نے کہا کہ اونٹنی کے سائے کو ہی جوتا سمجھو، پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو گئے اور میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا، اور مذکورہ واقعہ یاد کروایا، وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے سوچا کہ کاش! میں نے انہیں اپنے آگے سوار کر لیا ہوتا۔

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 24

رسول اللہ ﷺ کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے

"سیدنا معاویہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے بال کاٹنے کی سعادت نصیب ہوئی"

تھا وہ بالوں کو عجموں کی شہرت کا ذریعہ بھی گردانتے اور ان کی نقل اپنے لئے باعث شہرت سمجھتے تھے' اس لئے ان میں سے اکثر سر منڈ... ت کرنا پسند کرتے تھے۔ حدیث بالا سے ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنا بھی ثابت ہوا جو بہتر ... ثابت ہوا کہ امر مرجوح پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی دعائے خیر کی درخواست کی جا ... بھی کافی ہے مگر بہتر حلق ہی ہے۔

... ثَنَا ... بْنُ ... بْرَةَ ... ﷺ: ... لُوا ... اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ))، قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِينَ)).

(۱۷۲۸) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا' ان سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا' ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کے لئے بھی (یہی دعا فرمایئے) لیکن آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ ((حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ)).

[راجع: ۱۶۳۹]

(۱۷۲۹) ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا' کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے' ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے بہت سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض نے کتروایا بھی تھا۔

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ)).

(۱۷۳۰) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' ان سے حسن بن مسلم نے بیان کیا' ان سے طاؤس نے بیان کیا' ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کاٹے تھے۔

تشریح: ارکان حج کی بجا آوری کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈانے ہیں یا کتروانے' ہر دو صورتیں جائز ہیں' مگر منڈانے والوں کے لیے آپ ﷺ نے تین بار مغفرت کی دعا فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنداللہ اس موقعہ پر بالوں کا منڈوانا زیادہ محبوب ہے۔ اس روایت میں حضرت معاویہ کا بیان وارد ہوتا ہے' اس کے وقت کی تعیین کرنے میں شارحین کے مختلف اقوال ہیں۔ یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے متعلق نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو کیونکہ اصحاب سیر کے بیان کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ہجرت سے پہلے بھی حج کئے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ وقد اخرج ابن

برکتِ معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 25

سیدنا معاویہؓ صحابیؓ ہیں اور ایک صحابیؓ سے اللہ اتنا پیار کرتا ہے کہ صحابیؓ کو دیکھنے والے کو بھی جس نے دیکھا اسکی برکت و دعا سے مسلمانوں کو جنگ میں فتح دے دی [صحیح بخاری:3649] عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اللہ نے اس حدیث کے ذریعے ایک صحابیؓ کا مقام و مرتبہ سمجھا دیا ہے اور جناب سیدنا معاویہؓ صحابیؓ ہیں اور آپکو جنت کی بشارت بھی ہے [صحیح بخاری"2924]

3649

١- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ
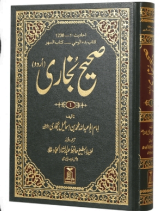
باب نبی کریم ﷺ کے صحابیوں کی فضیلت کا بیان۔

(امام بخاری نے کہا کہ) جس مسلمان نے بھی آنحضرت ﷺ کی صحبت اٹھائی یا آپ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپ کا صحابی ہے۔

تشریح: جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کو ایک بار بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ بس آنحضرت ﷺ کو ایک بار دیکھ لینا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کا مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بعض نے کہا کہ اولیاء اللہ جن صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ صحابہ ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے ہیں اور آپ سے استفادہ کیا اور آپ کے ساتھ جہاد کیا، مگر یہ قول مرجوح ہے۔ ہمارے پیرومرشد محبوب سبحانی حضرت سید جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ (وحیدی)

٣٦٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)) [راجع: ٢٨٩٧]

(٣٦٤٩) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہیں۔ تب ان کی فتح ہوگی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس موقع پر یہ پوچھا جائے گا کہ کیا یہاں رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) بھی موجود ہیں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی پھر ان کی فتح ہوگی۔

سیدنا معاویہؓ پوسٹ نمبر 26

سیدنا معاویہؓ کا حدیث پر فوری عمل کرنا

سیدنا معاویہؓ کا رومیوں سے جنگ بندی کا معاہدہ تھا جب معاہدہ ختم ہونے کے قریب آیا تو سیدنا معاویہؓ اپنی فوج لے کر انکی طرف نکل پڑے کہ جیسے ہی معاہدہ ختم ہو حملہ کر کے رومیوں کو اڑا دیا جائے مگر ایک صحابیؓ وہاں آگئے انہوں نے ایک حدیث سنائی کہ جب معاہدہ ختم ہو جائے تو بھی ایک دفعہ دشمن کو آگاہ کرنا ضروری ہے اسکے بعد کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں سیدنا معاویہؓ یہ حدیث سن کر حملہ کیے بغیر فوج لے کر واپس لوٹ آئے

ي الإمَامِ
ـسِير نَحْوَهُ

بن عُمَرَ
ي الْفَيْضِ،
ن حِمْيَرَ -
الرُّوم عَهْدٌ
حتَّى إذَا
رَجُلٌ عَلَى
فَرَسٍ أو بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لا غَدْرٌ، فَنَظَرُوا فإذَا عَمْرُو ابنُ عَبَسَةَ، فأَرْسَلَ إلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسأَلَهُ فقال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلا يَشُدَّ عُقْدَةً وَلا يَحُلَّهَا حتَّى يَنْقَضِيَ أمَدُهَا، أوْ يَنْبِذَ إلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ»، فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ.

باب:١٥٢-معاہدہ کے دنوں میں امام اگر دشمن کی جانب کوچ کرے تو (روا نہیں)
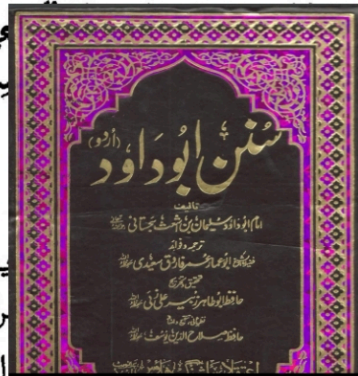
٢٧٥٩-حضرت سلیم بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے اور یہ قبیلہ حمیر سے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ (صلح وامن) ہو چکا تھا اور (معاویہ رضی اللہ عنہ ان ایام معاہدہ میں) ان کے علاقوں کی طرف کوچ کر رہے تھے تاکہ جونہی معاہدے کی مدت ختم ہو (اچانک) ان پر چڑھائی کر دیں تو عربی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ایک شخص ان کی طرف آیا۔ وہ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ' وفاداری ہو غدر نہیں' پکارتا آرہا تھا۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ صحابی رسول حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا اور پوچھا' تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا دوسری قوم سے کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس وقت تک کوئی نیا معاہدہ نہ کرے اور نہ اسے ختم کرے جب تک کہ پہلے معاہدے کی مدت باقی ہو یا برابری کی سطح پر اسے توڑنے کا اعلان کر دے۔'' چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوٹ آئے۔

فائدہ: اختتام معاہدے کے فوراً بعد اچانک چڑھائی کرنا دھوکے میں شمار کیا گیا ہے۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسلام اور مسلمانوں کے لیے اندھی عصبیت میں مبتلا نہ تھے بلکہ اس کے تمام اصول وضوابط کو ہر حال میں پیش نظر رکھتے تھے۔

(المعجم ١٥٣) - **بَابٌ: فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهَدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ** (التحفة ١٦٥)

باب:١٥٣-ذمی سے کیے گئے عہد کی وفا کرنے اور اس کے ذمہ کی حرمت کا بیان

٢٧٥٩ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في الغدر، ح: ١٥٨٠ من حديث شعبة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ١٦٨١.